افاداتِ امام عبدالوہاب الشعرانی

درباب وسعت مطالعہ

از ملک ابویحییٰ امام خاں صاحب نوشہروی

امام عبدالوہاب الشعرانی (۹۷۳ھ / ۱۵۶۵ء) بن احمد بن علی بن احمد بن .... بن محمد بن موسیٰ بن الامام حنیفہ بن امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ! جن کے اجداد میں امام محمد (ابن حنفیہ) کے بعد سات پشتوں تک بلا فصل تاجدارانِ تخت و تاج تھے (یعنی) السلطان احمد[1] ابن السلطان سعید[2] ابن السلطان قانتین[3] ابن السلطان محیا[4] ابن السلطان زوفا[5] ابن السلطان ریان[6] ابن السلطان محمد[7] بن موسیٰ بن السید محمد بن الحنفیہ ـــــ[1]

لیکن بنفسہ امام شعرانی از شہانِ بے کمر و خسروانِ بے کلہ تھے۔ آپ کے اجداد میں ان تاجدارانِ سبع اصلاب کے تذکرے صرف کتب تاریخ میں رہ گئے مگر امام عبدالوہاب اور اُن جیسے دوسرے بے شمار ـــــ "شہانِ بے کمر" کے حروفِ حکایات تاریخ میں ثبت ہیں نعا نقاہو اور منبروں پر سنے جاتے ہیں اور اہلِ علم کے حلقوں میں چرچا ہے۔

افسانہ اُن کے عشق کا مشہور ہوگیا

امام واسع العلم اور کثیر التصانیف ہونے کے ساتھ صاحبِ واردات تھے اور کتاب و

---

[1] الطائف المنن الکبریٰ للامام عبدالوہاب الشعرانی (صاحب تذکرہ)

سنت کا مذاکرہ کیسے اس نعمت سے محروم رکھتا ہے! "نگہ ناز جسے بھی آشنائے راز کرتی" ہے "اپنی خوبیٔ قسمت پر اُس کا ناز بجا" ہے۔ ان ہی اہل اللہ میں سے امام ممدوح ہیں اور اسی اظہار فخر میں اپنے قال وحال کا کچھ تذکرہ خود زیب قرطاس فرمایا ہے۔ کہ اہلِ علم جسے تحدث بالنعمۃ سے تعبیر کرتے ہیں۔ اور اس کا استدلال آیۃ :- فَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ :- سے کیا جاتا ہے برمحل!

ہمارے اربابِ سیر نے پہلے فن رجال کی طرح ڈالی۔ اب اس پر نئی نئی راہیں نکلنا شروع ہوئیں، رجال میں ثقات وحفاظ اور ضعفاء ومتروکین پر علیحدہ علیحدہ دفاتر بھی قلم بند کیے۔ یہ راہیں پوری طرح قائم ہو چکیں تو اپنے واردات پر اپنے ہی قلم سے لکھا۔ اور جس طرح ضبط رجال صرف ان کی کاوشوں کا ثمرہ تھا۔ اسی طرح اپنے سوانح خود مرتب کرنا بھی مسلمانوں کی اوّلیت ہے لیکن نوع اول میں کسی کو اُن کے بعد یارائے تالیف نہ ہو سکا کہ فن روایت کے مطابق ان نقالان مغرب کو اپنی تاریخ وسیرۃ کی حفاظت منظور ہی نہ تھی۔ البتہ قسم ثانی پر ان کی توجہ ہوئی گئی اور اس میں اہلِ مغرب نے کچھ نہ کچھ لکھا بھی تو واردات نہیں بلکہ تجربات سیاسی اور ماحول پر تاثرات!

اور ہمارے اسلاف میں ان حضرات نے اپنے اپنے واردات بغرض اظہار تحدث بالنعمۃ سپرد خامہ فرمائے۔

(۱) شیخ عبدالغافر الفارسی الغزنوی النیسابوری
(۲) الشیخ العلامۃ العماد الکتاب الاصفہانی
(۳) الامام العلامۃ لسان الدین بن الخطیب
(۴) الشیخ ابوعبداللہ القرشی
(۵) الشیخ ابوالربیع المالقی
(۶) الشیخ صفی الدین بن ابی المنصور

(۷) الامام الزاہد ابو شامہ

(۸) الشیخ الامام المقری الفقیہ یاقوت الحموی

(۹) الامام المحدث الحافظ تقی الدین الفارسی

(۱۰) الامام الورع الزاہد ابو حیان

(۱۱) الامام ابن حجر العسقلانی (صاحب فتح الباری)

(۱۲) امام جلال الدین السیوطی

(۱۳) امام شعرانی (عبدالوہاب) الموصوف بالتذکرۃ الصدر[۱]

علمائے ہند میں سے اس نہج خاص پر صرف خاتمۃ العلّام امیر الملک نواب صدیق حسن خاں (۱۳۰۷ھ/۱۸۸۹ء) نے اپنا تذکرہ بعنوان "ابقاء المنن بالقاء المحن" (اردو) میں لکھا۔ نواب ممدوح کے ماسوا دوسرے علمائے ہند) نے اپنے سوانح و تراجم اپنے قلم سے مرتب کیے۔ مگر اس نہج سے بہت متغائر۔ کہ انہیں صرف یادداشتیں کہیے نہ کہ بطریق تحدث بالنعمۃ! یا بصورت واردات واحوالِ خود!

امام شعرانی نے علمائے ہند میں شیخ علی متقی برہان پوری (۹۷۵ھ/۱۵۶۷ء) سے اپنی ملاقاتوں کا معاملہ عجیب انداز میں سپرد قلم فرمایا ہے یعنی!

"شیخ علی الہندی نزیل مکہ سے ۹۴۷ھ/۱۵۴۰ء میں تعارف نصیب ہوا۔ کبھی میں اُنکی جائے قیام پر حاضر ہوتا کبھی وہ میرے غریب خانہ پر تشریف لاتے وہ ایک مقدس عالم تھے۔ بے حد ضعیف و نزار۔ بھوکے رہنے سے ان کے بدن پر ایک اوقیہ گوشت بھی تو نہ تھا۔ بہت کم سخن۔ بے حد عزلت پسند۔ صرف نماز جمعہ کے لیے

---

[۱] لطائف المنن الکبریٰ للشعرانی ص (۲)

گھر سے نکلتے اور حرم پاک میں صف کے ایک طرف کھڑے ہوتے۔ بعد ادائے رکعتین فوراً اپنی قیام گاہ پر چلے جاتے۔"

" فقرا کی ایسی جماعت ان کے ہاں تھی جن کی صداقت جن کے حال و قال سے ٹپکتی تھی۔ اور سب اللہ تعالیٰ کی طرف راغب۔ ایک تلاوت قرآن میں مصروف ہے۔ دوسرا ذکر میں محو ہے۔ کوئی مراقبہ میں مستغرق ہے۔ بعض مطالعہ میں منہمک ہیں۔ یہ پوری جماعت مکہ معظمہ میں لاثانی تھی" [1]

سُن رکھو اک فسانہ ہیں یہ لوگ!

<u>تعداد تصانیف</u> امام شعرانی (۷۰) کتابوں کے مؤلف ہیں جن کا تذکرہ صاحب عقود الجوہر فی تراجم من لہم خمسون تصنیفا فمائة فاکثر" میں یکجا کر دیا ہے۔ [2]

امام (شعرانی) کے متعلق یہ مضمون صرف ان کے مطالعہ کے تذکرہ میں ہے جسے انھوں نے اللطائف المنن الکبریٰ (اپنے خود نوشتہ وار داتا) میں زیب قرطاس فرمایا ہے۔ یہ سوانح عمری دو جلدوں میں ہے (حصہ اول در صفحہ ز ۱۹۴) و جلد دوم در صفحہ (۲۰۱)۔۔۔ کل صفحات ۴۰۰) باریک ٹائپ (مصری) پر محتوی ہے۔ اور باب "لفظا" وفقنی اللہ تبارک وتعالیٰ علیٰ" (انعامات الٰہی میں سے ایک انعام مجھ پر یہ ہے) سے شروع ہوتا ہے اسی طرح بات سے بات نکلتی آتی ہے اور کس حسن اسلوب سے!

آپ کے مطالعہ کی پوری داستان قلم بند کرنا تو محال ہے۔ امام ــــ نے چند مہمات کتب کا تذکرہ فرمایا ہے اور اس میں اُن کتابوں کا ماجرا بھی سپرد خامہ کیا جو ایک سے زائد مرتبہ پڑھیں۔ اس پہ

---

[1] منقول از مشرق سے کلام احمد بن حنبل وبرحاشیہ کنز العمال العلی المتقی طبع مصر۔ [2] یہ تالیف بھی جمیل بک العظم محاسب المعارف بیروت کی اور مطبع اہلیہ بیروت ۱۳۲۶ھ میں طبع ہوئی ہے۔

غور فرمائیے۔

(۱) جو کتابیں دو مرتبہ پڑھیں ! فروع ابن الحداد۔ التعقبات (علی المہمات لابن العماد) الخادم۔ دو مرتبہ پوری کتاب اور بعد میں نصف کتاب مکرر پڑھی۔ شرح بخاری (للکرمانی) تفسیر القرطبی۔

(۲) اور یہ کتابیں تین مرتبہ پڑھیں ! کتاب الام (للشافعی) اور اس کا اکثر حصہ ضبط ہو گیا۔ شرح مسند الشافعی (للحاولی) محلی (ابن حزم) الرافعی الکبیر قواعد زرکشی (بعد مطالعہ اس کا اختصار بھی لکھا) تفسیر خازن تفسیر الکبیر تفسیر الصغیر (ہر دو از شیخ عبد العزیز الدیرینی) تفسیر در منثور (للسیوطی)

(۳) اور ان کتابوں کا پانچ پانچ مرتبہ مطالعہ کیا ! شرح البخاری (للبرماوی) شرح صحیح مسلم (للشیخ زکریا) تفسیر بیضاوی۔ حاشیہ علی الکشاف (لابی زرعۃ العراقی) حاشیہ الشیخ زکریا علی الکشاف (للشیخ زکریا)

(۴) اور سات سات مرتبہ یہ کتابیں پڑھیں ! کتاب الروضہ۔ تفسیر ابن عادل

(۵) اور دس مرتبہ ! تفسیر الکواشی (؟) کا مطالعہ کیا

(۶) اور پندرہ مرتبہ ! شرح المہذب (؟) شرح صحیح مسلم للنووی کتاب التہذیب الاسماء والصفات (ایضاً للنووی)

(۷) اور تیس مرتبہ ! شرح الروض (للشیخ زکریا) تصحیح شرح المنہاج (از قاضی عجلون) کہ جلال محلی کی شرح المنہاج پر ہے۔ تفسیر جلالین (للسیوطی)

(۸) اور جو کتابیں صرف ایک ایک مرتبہ مطالعہ میں آئیں ! شرح شرح الروض (از ابن سولہ) شرح الروض شیخ زکریا کی ہے۔ جس کا مطالعہ تیس مرتبہ کیا اور اس کا تذکرہ اوپر گذرا۔ مختصر المزنی۔ مسند امام شافعی۔ مختصر المحلی (لابن عربی) جو کہ محلی ابن حزم پر ہے۔ اور تیس ضخیم مجلدات میں ہے۔ الحاوی۔ (از امام ماوردی) تیس مجلدات میں ہے۔ الاحکام السلطانیہ (؟) الشامل (لابن الصباغ) المحیط (از ابو محمد الجوینی) الفروق (ایضاً للجوینی المذکور) الوسیط۔ البسیط۔ الوجیز (ہر سہ للغزالی) کتاب المطلب

(لابن الرفعہ) مع مراجعۃ کمال الدین الطویل فی مشکلاتہ" المہمات[14] (للاسنوی) القوت[15] (للاذرعی) التکملۃ[16]
(للسبکی) العمدۃ[17] والعجالۃ[18] (ہر دو از ابن الملقن) شرح[19] المنہاج (لابن قاضی شہبہ) شرح[20] الارشاد
(لابن الشریف) شرح[21] الارشاد (للجوہری) شرح[22] التنبیہ (للزنکلونی) شرح[23] التنبیہ (لابن الملقن)
شرح[24] التنبیہ (لابن یونس) شرح[25] التنبیہ (للسیوطی) قواعد[26] الشیخ الکبریٰ والصغریٰ (للشیخ عزالدین العلائی)
القواعد[27] (؟) شرح[28] المنہاج (للجلال المحلی) الاشباہ[29] والنظائر (للسبکی) الالغاز[30] (للاسنوی)

یہ سب فقہ کی کتابیں ہیں اور فرماتے ہیں" وغیر ذلک من الکتب المشہورۃ فی الفقہ وتوابعہ" لیکن مسند الشافعی کا تذکرہ بھی امام ــــ نے اسی باب میں کر دیا! کہ حدیث میں ہے۔

اور شروح حدیث میں! شرح[31] البخاری (للقسطلانی) (پوری کتاب یکمیار و نصف ایک مرتبہ)
فتح الباری[32] (ابن حجر) شرح[33] صحیح مسلم (للقاضی عیاض) شرح[34] الترمذی (لابن المقری المالکی)

واز قسم تفسیرات! تفسیر[35] بغوی۔ تفسیر[36] ابن زہرۃ۔ تفسیر[37] ابن کثیر۔ تفسیر[38] ابن النقیب (للمقدسی) جو ایک سو مجلدات میں ہے اس سے بڑی تفسیر دیکھنے میں نہیں آئی (منقولہ امام شعرانی) البسیط[39] الوجیز[40] (ہر دو از امام واحدی) تفسیر[41] امام سنید (ــــ ابن عبداللہ الازدی) کہ امام وکیع[1] کے شاگرد ہیں۔ امام ــــ نے اس کتاب کی احادیث و آثار کی تجرید بھی کی۔ تفسیر[42] بحر مواج (لابن حیان) تفسیر[43] کشاف (للزمخشری) اور کشاف پر مندرجہ ذیل (۱۲) حواشی و شروح کا مطالعہ فرمایا۔

حاشیۃ[44] الکشاف (للطیبی) الانتصاف[45] (لابن المنیر) الانصاف[46] للعراقی (زمخشری اور ابن منیر دونوں پر محاکمہ ہے۔ ابن منیر نے علامہ زمخشری کے اعتزال کو آشکار کیا ہے اور عراقی ان مواقع کو ظاہر

۱؎ وکیع مشہور صاحب روایۃ ہیں فقہ میں امام ابوحنیفہ، امام ابو یوسف، اور امام زفر کے شاگرد ہیں لیکن روایۃ میں ابن المبارک یحییٰ ابن اکثم امام احمد بن حنبل، ابن معین، ابن المدینی جیسے ائمہ فن وکیع کے شاگرد ہیں سال وفات ۱۹۷ھ ہے اور بعض روایات کے مطابق علمائے ہند میں سے ہیں اصلاً من نیساپور و قتل عن السنۃ" (الفوائد البہیہ فی تراجم الحنفیہ ص (۹۲) لمولانا عبدالحی لکھنوی)

کرتا ہے جن میں ابن منیر سے لغزش ہوئی) الاعراب[۴۷] علی الکشاف (احمد بن یوسف الحلبی) ایضا الاعراب[۴۸] علی الکشاف (للسفاقسی) حاشیہ[۴۹] علی الکشاف (للشیخ قطب الدین الشیرازی) حاشیہ[۵۰] علی الکشاف (فخر الدین الجاربردی) حاشیہ[۵۱] (للشیخ اکمل الدین البابوجی) جو صرف سورہ بقرہ پر دو جلدوں میں ہے۔ وحاشیہ[۵۲] (للشیخ سعد الدین) وحاشیہ[۵۳] (للسید الجرجانی) اور کشاف کے متعلق دو کتب حواشی (۱۱-۱۲) (لابی زرعہ و للشیخ زکریا کا تذکرہ اوپر گذر چکا ہے)

اور مدونات حدیث میں ان کتابوں کا مطالعہ کیا! صحاح ستہ[۵۴ تا ۵۹] صحیح ابن خزیمہ[۶۰] صحیح ابن حبان[۶۱]، مسند امام احمد[۶۲]، موطا امام مالک[۶۳]۔ معاجم ثلاثہ طبرانی[۶۴-۶۵-۶۶]، الجامع الاصول لابن اثیر[۶۷]۔ الجامع الکبیر[۶۸] الجامع الصغیر[۶۹]۔ کتاب المعجزات[۷۰]۔ الخصائص الکبری[۷۱] (ہر چہار للسیوطی) اور سنن کبری[۷۲] و دلائل النبوۃ[۷۳] (ہر دو از امام بیہقی) امام ـــ نے سنن کبری کا اختصار بھی لکھا۔ المنتقی[۷۴] لابن تیمیہ (مجد الدین) الہدی النبوی (لابن القیم)

اور لغت میں! صحاح[۷۶] (جوہری) قاموس[۷۷] (فیروزآبادی) نہایۃ[۷۸] (ابن اثیر)

اور اصول وکلام میں! شرح العضد[۷۹]، شرح[۸۰] منہاج (للبیضاوی) المستصفی[۸۱] (للغزالی) الامالی[۸۲] (للامام الحرمین) شرح[۸۳] المقاصد، شرح[۸۴] الطوالع والمطالع، سراج[۸۵] العقول (للقزوینی) شرح[۸۶] العقائد (للتفتازانی) حاشیہ لابن ابی الشریف

اور کتب فتاوی میں! فتاوی[۸۸] (ابن ابی زید المروزی) فتاوی[۸۹] (للقفال) فتاوی[۹۰] (للقاضی حسین) فتاوی[۹۱] للماوردی۔ فتاوی[۹۲] للغزالی، فتاوی[۹۳] ابن الصلاح، فتاوی[۹۴] ابن عبد السلام، فتاوی[۹۵] اسنوی، فتاوی[۹۶] السبکی، فتاوی[۹۷] البلقینی، فتاوی[۹۸] شیخ زکریا) فتاوی[۹۹] شیخ شہاب الدین الرملی۔

اور قواعد میں! قواعد[۱۰۰] الشیخ عز الدین الکبری والصغری[۱۰۱]، قواعد[۱۰۲] العلائی۔ قواعد[۱۰۳] ابن السبکی،

قواعد[104] الزرکشی (اور اس کا اختصار بھی لکھا)

اور سیرۃ میں: سیرۃ[105] ابن ہشام، سیرۃ[106] ابن اسحاق، سیرۃ[107] الکلبی، سیرۃ[108] ابی الحسن البکری، سیرۃ[109] الطبری، سیرۃ[110] الکلاعی، سیرۃ[111] ابن سید الناس، سیرۃ[112] الشیخ محمد الشامی۔ جسے شامی نے ایک ہزار کتابوں سے ملخص کیا۔)

اور تصوف میں: التصوف[113] لابی طالب المکی۔ الرعایۃ[114] للحرث المحاسبی۔ الحلیۃ[115] لابی نعیم۔ الرسالۃ[116] للقشیری، العوارف[117] والمعارف للسہروردی، الاحیاء[118] ـــــ للغزالی۔ الفتوحات[119] المکیہ لابن عربی (بعد مطالعہ اس کا اختصار بھی لکھا) "ثم اختصرتہا و ـــــ المواضع المدسوسۃ علی الشیخ منہا" رسالۃ[120] النور للشیخ احمد الزاہد ومنحۃ[121] المنۃ للسید محمد الغمری، منازل[122] السائرین للہروی۔ وشرح[123] الفصوص (للقاشانی، وشعب[124] الایمان (للقصری)لہ

اب امام شعرانی مائل الی التصوف ہوگئے۔ شیخ علی الخواص کے حلقہ میں شرف حاضری نصیب ہوا۔ اور مطالعہ وتالیف کے تمام اسباب واشواق نذر بیعت کرنے پڑے، فرماتے ہیں:

"مجاہدہ کی صورت یہ قرار پائی کہ میرے مرشد علی الخواص رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ اپنی تمام کتابیں بیچ کران کا زر مبیع مساکین میں تقسیم کردوں۔ حکم بجالایا۔ شرح الروض کتاب الخادم۔ قوت (اوزاعی) جیسی بے نظیر کتابیں علحدہ کرنا پڑیں" (اللطائف ۵۶)

"اور انعامات الٰہی میں سے ایک نعمت مجھ پر یہ وارد ہوئی جیسا کہ مجاہدہ کے بعد واضح ہوا کہ میرا یہ تمام اندوختہ علم اخلاص نیت کی بجائے حظ نفس کے لیے تھا" (اللطائف ۵۱)

لیکن مواظبت علی النوافل کے بعد یہ انعام ہوا کہ

"قد عملت بحمد اللہ تعالیٰ علی کشف الغطاء عن وجہ الدلالۃ العلوم کلہا

لہ اور (۲۸) کتابیں جو ایک سے زائد مرتبہ مطالعہ کیں ۲۸ + ۱۲۴ = ۲۵۲

على الحق تبارك وتعالى حتى صرت احضر بقلبي مع الله تبارك وتعالى

علم الحساب والهندسة والمنطق فضلاً عن العلوم الحقيقية الشرعية

ومن كشف الله تعالى عن بصره وبصيرته رأى جميع العلوم التي بايدى

الخلائق مقربة الى الله تعالى وطريقا الى دخول حضرته ولكن اكثر

الناس لم يكشف الله تبارك وتعالى عن بصيرتهم فلم ينظروا فى العلوم

من حيث الوجه الدال منها على الحق تعالى ففاتهم الكمال ولذلك

ذم العارفون رضى الله عنهم وقالوا ان علوم هولاء حجاب يحجبهم

بها عن ربهم ولو انهم نظروا فيها من حيث الوجه الدال على الحق

لم يحجبهم عن ربهم ونالوا درجات العارفين" (اللطايف ص۵)

ترجمہ مختصراً بالآخر اُس کی توفیق مُساعد ہوئی اور کشف حجاب اس حد تک ہوا کہ مجھے حساب، ہندسہ

اور منطق میں غور کرنے میں معیت باری تعالیٰ حاصل ہو جاتی چہ جائے کہ علوم شریعت

سے۔ کہ وہ تو اس باب میں اصل راہ ہی ہیں"

" لیکن اکثر اہل علم کا یہ حال ہے۔ کہ علوم شریعت کی مزاولت کے باوجود

حقائق دین وکشف حجاب سے دور ــــــ رہتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کے احوال

میں عارفین نے کہا ہے۔ کہ ان کا علم ہی ان کے اور ذات باری کے درمیان حجاب

بن گیا ہے!"

"کاش! یہ لوگ حقیقت علوم پر نظر کرتے۔ اور عارفین کے درجات

تک رسائی حاصل کر سکتے"

اللطائف المنن ــــــ کی تدوین پہ منازل ہفت خواں طے کرنے اور یہ کامرانی طے کرنے

کے بعد ہوئی ہوگی! اصلاح حال کے بعد امام غزالی نے پھر کتابیں جمع کی ہوں گی! تجدید مطالعہ فرمائی ہوگی! اب ہمیں اپنے علم و مطالعہ میں کیا طریقہ اختیار کرنا چاہیے! امام علماء اعلام کے مطالعہ کا تنوع اور اس کی فراوانی دیکھیے پھر اس کی بجائے اُن کی سکینۃ پر غور کیجیے بالآخر اُن کا اور اپنا مآل علم و مطالعہ دیکھیے   وَاٰتُوا کُلَّ ذِی حَقٍّ حَقَّہٗ

اتحاد قومی کا حامی، آزادی کا نقیب، جمہوریت کا علمبردار، ظلم اور ناانصافی کا دشمن، مصیبت زدوں کا ہمدرد، محنت کش مزدوروں اور دستکاروں کا خیر خواہ۔

مذہب و ملت کا سچا خادم

جمعیۃ علماء ہند کا واحد ترجمان

روزنامہ

الجمعیۃ

جو

۱۹۲۵ء سے ملک و ملت کی خدمت کر رہا تھا اور چند سال سے برطانوی سامراج کی جبر و تعدی کا شکار ہوگیا تھا

۹ صفر المظفر سنہ ۶۷ھ ۲۳ دسمبر سنہ ۴۷ء سے دوبارہ

جاری ہوگیا ہے

ترقی پسند حضرات جلد خریداری منظور فرمادیں، ایجنٹ صاحبان جلد توجہ کریں، کاروباری صاحبان ترقی کاروبار کے لئے اشتہارات بھیجیں، حامیان جمعیۃ علماء ہر ممکن طریقہ سے زیادہ سے زیادہ امداد فرمادیں۔

سالانہ چندہ مے ششماہی عہ سہ ماہی ہے فی پرچہ ۱ر

تمام فرمائشیں بنام **منیجر صاحب اخبار الجمعیۃ دفتر جمعیۃ علماء ہند** گلی قاسم جان دہلی